ایک عیّار انسان کی مکار کہانی

ٹائم مشین

"اس دفعہ تم نے جو واردات کی میں اُس کا عینی شاہد ہُوں۔" ہنری نے کہا۔

"وہی ٹائم مشین کے ذریعے؟" میں نے مُسکرا کر کہا۔

ہنری کی یاوہ گوئی پر مجھے رتّی بھر اعتماد نہ تھا۔ ممکن ہے وہ کہیں چُھپ کر دیکھ رہا ہو، لیکن یہ ٹائم مشین کی اختراع سب بکواس تھی۔ بات یہ ہے کہ قتل میرا "کاروبار" ہے اور اگر کوئی اس کا شاہد ہونے کا دعویٰ کرے تو میرے لیے پریشانی پیدا ہو سکتی ہے۔ اپنے تحفظ کی خاطر مجھے ہنری کو ٹھکانے لگانا پڑے گا، ورنہ وہ ہمیشہ مجھے بلیک میل کرتا رہے گا۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ ہنری نے گویا میرے خیالات پڑھتے ہُوئے کہا:

"مسٹر ریوز! میں نے یہاں آنے کے بارے میں بہت سے لوگوں کو بتا دیا ہے۔"

"میں اپنے گھر میں لوگوں کو قتل نہیں کیا کرتا۔ یہ مہمان نوازی کے آداب کے خلاف ہے۔" میں نے مُسکرا کر کہا۔

صُورتِ حال بنیادی طور پر ناخوشگوار تھی، تاہم میں نے حواس بجا رکھے اور ہنری سے پُوچھا:

"تمہاری یہ ٹائم مشین حجام کی کُرسی کی طرح ہے جس میں مختلف کلیں لگی ہیں جن کو دبا کر تم ماضی۔۔۔یا مستقبل۔۔ میں پہنچ سکتے ہو؟"

"کچھ کچھ ملتی جُلتی ہے لیکن ابھی میں صرف ماضی میں پہنچ سکتا ہُوں، مُستقبل کے لیے مزید ریسرچ کر رہا ہُوں۔ فی الحال یہ مشین نہ صرف ماضی میں لے جا سکتی ہے، بلکہ دُنیا کے کسی مطلوبہ مقام پر بھی پہنچا سکتی ہے۔"

"اس دوران میں تم خود پوشیدہ رہتے ہو؟" میں نے یونہی پُوچھ لیا۔

"ہاں، میں صرف مشاہدہ کر سکتا ہُوں، لیکن ماضی کے کسی واقعے میں خود حصّہ نہیں لے سکتا۔"

پاگل آدمی! سمجھتا ہے میں اس کی خرافات کو بے چون وچرا مان لُوں گا! یہ شخص سہ پہر کے تین بجے مجھ سے ملنے آیا تھا۔ اس نے اپنا نام صرف "ہنری" بتایا تھا تاکہ خفیہ رہ کر مجھے آسانی سے بلیک میل کر سکے۔ اس کا قد لمبا اور جسم دُبلا تھا۔ آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی اور بال کنگھی سے بے نیاز۔

"کل اخبار میں پڑھا تھا کسی جیمز براڈی کو ۲۷ جولائی، گیارہ بجے رات ایک گودام میں قتل کر دیا گیا۔" ہنری نے کہنا شروع کیا۔ "میں نے ٹائم مشین میں بیٹھ کر وقت اور مقام سیٹ کیا اور ماضی میں پہنچ کر دوبارہ قتل کا منظر دیکھا۔ میں نے دیکھا آپ نے براڈی کو ٹھیک دس بج کر اکیاون منٹ پر قتل کیا۔ بغور دیکھ کر مرنے کا یقین کیا اور اسی دوران میں آپ کی کار کی کُنجیاں گر گئیں جو آپ نے بیزاری سے اُٹھا لیں۔ گودام کے دروازے پر پہنچ کر آپ نے لاش کو مزاحیہ انداز میں سلیوٹ کیا اور روانہ ہو گئے۔"

میں اس تفصیل سے چونک گیا، لیکن اظہار نہ کیا۔ یہ شخص یقیناً کہیں چُھپ کر دیکھ رہا ہو گا۔ گودام میں ڈبّے اور بوریوں کی کمی نہ تھی اور اب مجھ پر ٹائم مشین کا رُعب گانٹھ رہا ہے۔ اس ظالم نے مکمل اور خُفیہ قتل کے منصوبے کا ستیاناس مار دیا تھا۔
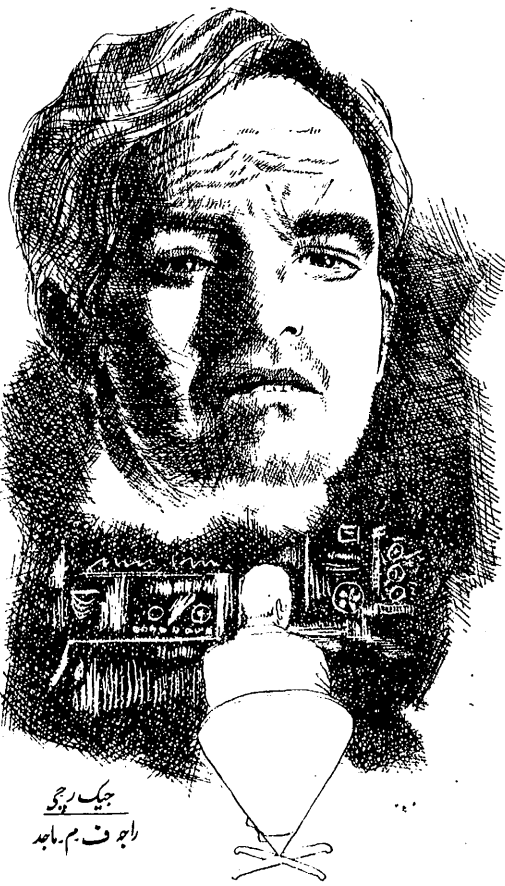
ہنری نے گلاس میز پر رکھ کر کہا: "صرف پانچ ہزار ڈالر سے یہ تکلیف دہ واقع بُھول سکتا ہُوں۔"

بلیک میلر کبھی مطمئن نہیں ہوتا، ایک دو ماہ بعد یہ شخص پھر رقم کا مطالبہ کرنے آ پہنچے گا۔ میں نے مختصراً کہا: "پولیس میں رپورٹ کر دو، میرے خلاف صرف تمہارا دعویٰ ہو گا۔"

"آپ تفتیش کی صعوبت برداشت کر لیں گے؟"

کچھ کہنا مشکل تھا۔ میں اپنے پیشے کا خاصا محتاط فن کار ہوں، لیکن ہو سکتا ہے کہیں چھوٹی موٹی لغزش ہو گئی ہو۔

جیک رچی

راجہ ف م۔ ماجد

"پانچ ہزار ڈالر، چھوٹے نوٹوں کی شکل میں۔" ہنری نے دوبارہ کہا۔ "ہو سکتا ہے اتنی بڑی رقم نقد آپ کے پاس موجود نہ ہو، میں کل شام آٹھ بجے پھر حاضر ہو جاؤں گا۔"

اُسے رخصت کر کے اندر آیا، تو میری بیوی ڈیانا نے پُوچھا: "یہ عجیب سی چیز کیا تھی؟"

"اسے موجد ہونے کا دعویٰ ہے۔"

"صورت پر تو پھٹکار برس رہی تھی۔ تمہارے پاس ایجاد فروخت کرنے آیا ہو گا؟"

میری بیوی، سبز آنکھوں اور ٹھنڈے مزاج کی عورت ہے۔ اس کی وفاداری میری دولت سے برتر ہے، ورنہ عمر میں اُس سے تیس سال بڑا ہُوں مجھے اس وسیع فرق کا احساس ہے، لیکن میں ڈیانا کو آرٹ کا نمونہ سمجھتا ہُوں اور اُسی نسبت سے اُس پر خرچ کرتا ہُوں۔

"کیا ایجاد کیا ہے اُس نے ڈیئر؟" ڈیانا نے دوبارہ پُوچھا۔

"ٹائم مشین!" میں نے طنز سے کہا۔

"ایسے اٹھائی گیروں کو رقم نہ دے بیٹھنا!"

"نہیں ڈارلنگ، میرا دماغ ابھی صحیح ہے۔"

لیکن کیا واقعی؟ آخر ہنری کو قتل کی تفصیلات کیسے معلوم ہُوئیں؟ ٹائم مشین تو لغو بات ہے، اس کی کوئی اور وجہ ہو گی جو عقل میں آ سکے۔

ڈیانا سے ایک آدھ گھنٹے کی رخصت لے کر میں پوسٹ آفس گیا اور اپنا پرائیویٹ بکس کھول کر دیکھا۔

جس خط کا مجھے انتظار تھا موجود تھا۔ میرا کاروبار زیادہ تر خُفیہ نمبر اور ڈاک کے ذریعے چلتا تھا۔ میرے گاہک میرے نام سے واقف نہیں تھے۔ یہ خط ایک گاہک سینڈر کی طرف سے تھا جو اپنے شریکِ کار ایڈورڈ کو راستے سے ہٹانا چاہتا تھا۔ کئی خطوں کے تبادلے کے بعد سینڈر نے میری شرائط منظور کر لی تھیں اور اب پندرہ ہزار ڈالر دینے کو آمادہ تھا۔

اس کے بعد میں بنک گیا اور پانچ ہزار ڈالر نکلوائے۔ اگر میرے پاس ہنری کی ٹائم مشین ہوتی، تو میرا کام کس قدر آسان ہو جاتا! اب میں ہنری کو مطلوبہ رقم دینے پر مجبور تھا۔ شام کے سات بجے ڈیانا فلم دیکھنے چلی گئی اور ٹھیک آٹھ بجے ہنری آن پہنچا اور آتے ہی پُوچھا: "پانچ ہزار ڈالر مِل سکتے ہیں؟"

میں نے خاموشی سے رقم کا بنڈل اُسے تھما دیا۔ دِل کو اطمینان ضرور تھا کہ ایک نہ ایک دِن میں اس بدبخت کو ٹھکانے لگاؤں گا، پھر مجھے چین آئے گا۔ اس دفعہ تو بچ گیا، لیکن پھر سہی، وہ دوبارہ آئے گا۔ بلیک میلر کبھی مطمئن نہیں ہوتے۔

رات گیارہ بجے میں ایڈورڈ کو ٹھکانے لگانے پہنچا اور بارہ بجے تک اس مہم سے فارغ ہو کر گھر پہنچ گیا۔ میں خوش تھا کہ کام تسلی بخش ہُوا۔

اتنے میں فون کی گھنٹی بجی۔ ہنری بول رہا تھا:

"آج تم نے ایک اور بدقسمت کو ختم کر دیا ہے۔"

میرے ہاتھ پسینے سے تر تھے اور میں خاموش تھا کہ اُس نے پھر کہا:

"گھر آ کر میں نے ٹائم مشین میں بیٹھ کر تمہاری سرگرمیاں دیکھنا چاہیں۔ میں یہ تسلی کرنا چاہتا تھا کہ تم میرا پیچھا تو نہیں کر رہے! لیکن تم گیارہ بجے گھر سے نکلے ــــ اور ہاں، کیا تم نے واقعی اصل شخص کو قتل کیا ہے؟ میں اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ کار میں دو آدمی تھے۔"

"دو ....؟" میں نے تعجب اور خوف سے پوچھا۔

"جی ہاں، دو! ایک آدمی کو گیراج سے باہر آتے ہی تم نے گولی مار دی۔ دُوسرا آدمی پینتالیس سیکنڈ بعد باہر آیا۔"

میرے ہر مسام سے پسینہ پھُوٹ نکلا:

"ہنری مجھ سے فوراً ملو!"

"کیوں؟ دیکھو! میرے ساتھ کوئی چالبازی نہ کرنا، میں پُوری طرح تیار ہو کر آؤں گا۔" اس نے وعدہ کر لیا اور ٹھیک پینتالیس منٹ بعد وہ میرے گھر آ پہنچا۔

میں نے چھُوٹتے ہی کہا: "میں ٹائم مشین خریدنا چاہتا ہُوں ــــ اگر واقعی وہ کام کرتی ہے، تو ....!"

"کام تو وہ کرتی ہے۔" ہنری نے کہا۔ "لیکن میں بیچوں گا نہیں۔"

"میں اس کے لیے ایک لاکھ ڈالر دینے کو تیار ہُوں۔"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"ڈیڑھ لاکھ ڈالر!"

"میں اپنی ایجاد کو اپنے سے جُدا نہیں کر سکتا۔"

"تم دوسری بنا لینا!" میں نے اصرار کیا۔

"دوسری بن جائے تو ایک دوسرے کی نگرانی ہو سکتی ہے، اسی لیے دُنیا کی اکلوتی مشین ہے۔"

"دو لاکھ ڈالر ــــ آخری بولی!" میں نے یہ سوچ کر قیمت بڑھائی کہ ہنری کی مشین میرے پاس ہُوئی تو میں کروڑوں کماؤں گا۔

ہنری کی آنکھوں میں عیارانہ چمک آئی: "ڈھائی لاکھ ڈالر دینا چاہو تو لو، ورنہ جانے دو۔"

"ہنری، تم بڑے کڑے بیوپاری ہو۔ خیر، میں تمہاری لگائی ہُوئی قیمت مانے لیتا ہُوں، لیکن مجھے اطمینان ہونا چاہیے کہ مشین واقعی کام کرتی ہے۔ کب دکھاؤ گے مجھے؟"

"دو چار روز میں ....!" ہنری نے لاابالیانہ انداز میں کہا۔

"ابھی کیوں نہیں؟"

"اس وقت نہیں، مجھے معلوم ہے تم بڑے چالاک انسان ہو۔ ہو سکتا ہے تم نے مجھے پھانسنے کے لیے کوئی جال بچھایا ہو۔ میں اپنی مرضی اور سہولت کے مطابق دکھاؤں گا۔" ہنری نے کہا۔

پانچ منٹ بعد ہنری رخصت ہو گیا۔ اُس کا ارادہ بدلنا دُشوار ثابت ہُوا۔

صبح کے اخبار نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ واقعی میں نے غلط آدمی قتل کر دیا۔ میری طبیعت متعفن ہو گئی۔ دوپہر تک ہنری کے فون کا انتظار کرتا رہا۔ اس سے اور جھنجھلاہٹ پیدا ہُوئی۔ ایک بجے ہنری خود آن پہنچا۔

"تمہاری مشین دیکھنے چلیں؟" میں نے پُوچھا۔

"چلو! لیکن تمہاری کار میں چلنا ہوگا، میری کار مرمّت کے لیے گئی ہُوئی ہے۔"

میل بھر چلنے کے بعد ہنری نے رُکنے کا اشارہ کیا اور کہنے لگا:

"اب میں چلاؤں گا۔ تمہاری آنکھوں پر پٹّی ہو گی اور تم پچھلی سیٹ پر لیٹ جاؤ گے۔"

"یہ کیا مذاق ہے؟" میں نے کسی قدر درشتی سے کہا۔

"اگر تم مشین دیکھنا چاہتے ہو تو یہ بالکل ضروری ہے۔" ہنری نے ضد کی۔ "اور تمہاری تلاشی بھی لینی ہو گی کہ تمہارے پاس کوئی ہتھیار تو نہیں۔"

بحث بے کار تھی، ہتھیار میرے پاس تھا ہی نہیں اور ہنری نے مجھے سیاہ ٹوپی پہنا دی اور ڈوریاں گردن کے پیچھے کس دیں۔

لیٹے ہی لیٹے میں نے بے اختیار موڑ گننے شروع کر دیے اور مانوس آوازوں پر دھیان لگا دیا جن سے راستے کی شناخت ہو سکے، لیکن اس مشق نے تھکا دیا اور میں نے ارادہ ترک کر دیا۔ گھنٹہ بھر بعد کار رُک گئی۔ ہنری باہر نکلا اور میں نے گیراج کا دروازہ کھُلنے کی آواز سُنی۔ پھر واپس آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔ پندرہ بیس قدم چلنے کے بعد رُک

گیا۔ میں نے پھاٹک بند ہونے اور بجلی جلنے کی آواز سُنی۔

"اب تمہاری نقاب اُتاری جا سکتی ہے۔" ہنری نے کہا۔

میں نے دیکھا کہ ہم واقعی ایک گیراج میں ہیں۔ تمام کھڑکیوں پر پلائی وُڈ کے تختے جڑ دیے گئے تھے۔ بائیں ہاتھ کی ٹھوس دیوار میں صرف ایک دروازہ تھا۔

ہنری نے ریوالور نکال لیا۔ میرے ہوش اُڑ گئے: "میں بھی کتنا احمق تھا کہ اس کی باتوں میں آ گیا اور بغیر تحقیق کیے یہاں چلا آیا۔ اب یہ ضرور مجھے ختم کر دے گا۔"

"گھبراؤ نہیں۔" ہنری نے کہا۔ "محض احتیاط کے طور پر یہ انتظام کیا ہے۔"

میری جان میں جان آئی۔ ہنری نے جیب سے چابی نکالی اور دروازہ کھولتے ہُوئے کہا:

"مشین اندر ہے۔"

مشین میری توقعات کے مطابق ثابت ہُوئی۔ لوہے کی کُرسی جس کے پیچھے چمکدار آئینہ اور کئی قسم کے ڈائل، لیور اور بٹن جو کُرسی کے ساتھ لگے ہُوئے تختے پر نصب تھے۔

کمرے میں کوئی کھڑکی نہ تھی۔ چاروں دیواریں ٹھوس سیمنٹ بلاک کی بنی ہُوئی تھیں۔ کندھے کی اونچائی پر تین روشن دان تھے جن میں مضبُوط جالی لگی ہُوئی تھی۔ فرش بھی ٹھوس تھا اور چھت میں بھی کوئی رخنہ نظر نہ آتا تھا۔

"ہنری! تمہاری مشین تو موت کی کُرسی نظر آتی ہے۔" میں نے مُسکرا کر کہا۔ "اب اس کے کمالات کا مظاہرہ ہو جائے۔"

"ٹھیک ہے۔" ہنری نے کہا۔ "تم کُرسی پر بیٹھ جاؤ اور میں تمہیں بتاؤں گا کون کون سی کل دبانی ہے۔"

میں نے سوچا کہیں واقعی یہ موت کی کُرسی ثابت نہ ہو! میں نے گلا صاف کیا اور کہا: "میرا خیال ہے تم خود مظاہرہ کرو، میں یہیں انتظار کرتا ہُوں۔"

ہنری نے کچھ دیر سوچا، پھر کہا: "اچھی بات ہے لیکن تمہیں کمرے سے باہر جانا ہو گا۔"

میں نے تذبذب کیا تو ہنری نے کہا: "بات یہ ہے کہ جب مشین چلتی ہے تو بے حد شور ہوتا ہے۔ اسی لیے تو اس کمرے کو اتنا ٹھوس بنانا پڑا۔ روشن دانوں سے تھرتھراہٹ تو کم ہو جاتی ہے لیکن شور میں فرق نہیں پڑتا۔ اگر تم یہیں رہے تو معلوم نہیں کیا گزند پہنچے۔"

میں مُسکرا دیا: "ہو سکتا ہے میں زخمی ہو جاؤں ــــ یا مر جاؤں؟"

"عین ممکن ہے ــــ اب تم باہر جاؤ اور دروازہ بند کر دو۔ ایک اور احتیاط ــــ میری واپسی پر بھی تمہیں کمرے سے باہر رہنا پڑے گا۔"

میں ہنس کر باہر آ گیا۔ دروازہ بند کیا۔ سگار جلایا اور انتظار کرنے لگا۔

اس کے بعد جو کچھ ہُوا، مرعوب کرنے کو کافی تھا۔ پہلے ہلکی گھُوں گھُوں کی آواز آئی جیسے کوئی مُوٹر چلنی شرُوع ہُوئی ہو۔ رفتہ رفتہ اس کی آواز بڑھتی گئی، پھر گڑگڑاہٹ شامل ہو گئی جس میں تیز جھکّڑ چلنے کا شور بھی تھا۔ آواز تیز سے تیز تر ہوتی گئی اور ایک منٹ کے بعد اچانک ختم ہو گئی۔ اب اندر گہری خاموشی تھی۔

میں نے کچھ دیر انتظار کیا۔ تماشا تو اچھا ہے اور اگر ہنری مجھ سے ڈھائی لاکھ ڈالر اینٹھنا چاہتا ہے، تو اسے اچھا ہونا چاہیے۔

میں نے دروازہ کھولا، ہنری تھا اور نہ ٹائم مشین۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ پاگلوں کی طرح مُنہ کھول کر رہ گیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جس سے میں اندر آیا تھا اور وہ بھی اتنا تنگ تھا کہ مشین اس سے باہر آنا مشکل تھی۔ روشن دان جالی سے بند تھے اور رقبے میں صرف دو مربع فٹ ہوں گے۔

گھُوں گھُوں کی آواز دوبارہ شروع ہو گئی، ساتھ ہی ساتھ تیز ہَوا بھی چلنے لگی۔ میں بھاگ کر کمرے سے باہر آ گیا اور دروازہ بند کر دیا۔

شور پہلے کی طرح بلند ہُوا اور پھر اچانک تھم گیا۔ دروازہ کھُلا اور ہنری کمرے سے باہر آ گیا۔ اُس کے عقب میں مشین اُسی طرح موجود تھی۔

ہنری سوچ میں غرق تھا، پھر سر ہلا کر کہنے لگا: "قلوپطرہ کچھ ایسی حسین نہ تھی!"

میرا دِل اب تک زور زور سے دھڑک رہا تھا: "لیکن تم تو محض ایک یا دو منٹ کے لیے غائب ہُوئے تھے!"

"وقت کے پیمانے الگ الگ ہیں۔ حقیقت میں میں نے قلوپطرہ کے بجرے پر ایک گھنٹہ گزارا۔"

پھر وہ زمانۂ حال کی طرف لوٹتے ہُوئے کہنے لگا: "ڈھائی لاکھ ڈالر فراہم کر لو گے؟"

میں نے نقاہت سے سر ہلایا: "ایک دو ہفتے لگ جائیں گے۔" میں نے ماتھے سے پسینہ پُونچھتے ہُوئے کہا۔ "ہنری! میں خود اس کُرسی کا تجربہ کرنا چاہتا ہُوں۔"

"میں نے اس پر غور کیا ہے، میں اجازت نہیں دے سکتا۔ ہو سکتا ہے تم میری ایجاد چُرا لو۔"

"لیکن کیسے؟ آخر میں یہیں واپس آؤں گا۔"

"ضروری نہیں۔ تم ماضی کے سفر کے بعد دُنیا کے کسی مقام پر اُتر

سکتے ہو۔“ یہ کہہ کر اُس نے جیب سے رینچ نکالا اور مشین کے دو ایک پُرزے کھولنے لگا۔

”یہ کیا کر رہے ہو؟“ مَیں نے پُوچھا۔

”یہ احتیاط ضروری ہے، مَیں دو ایک اہم پُرزے نکال رہا ہُوں تاکہ مشین چور اسے بے کار چیز پائے۔“

ہنری نے مجھے گھر واپس پہنچا دیا۔ واپسی پر بھی اُس نے پہلے جیسی احتیاطی تدابیر اختیار کیں۔ اُس کے جانے کے بعد مَیں نے پہلا کام یہ کیا کہ سراغرسانی کے ایک پرائیویٹ ادارے کو فون کیا اور اُن سے کہا کہ دو نمبروں کے مالک کا پتا چلائیں۔ دراصل ہنری کے گیراج میں مَیں نے چار پُرانی نمبر پلیٹیں دیوار سے لٹکی ہُوئی دیکھیں۔ ان میں سے دو کے نمبر مجھے یاد رہ گئے۔

تنہائی میں مَیں ٹائم مشین پر غور کرتا رہا۔ کیا واقعی ایسا ممکن ہے؟ اگر نہیں، تو ہنری نے اتنا مرعوب کُن مظاہرہ کیسے کیا؟ مَیں ابھی اس پر غور کر ہی رہا تھا کہ ڈیانا واپس آ گئی اور آتے ہی کہنے لگی، ”تم بڑے فکر مند نظر آتے ہو ڈیئر! کیا بات ہے؟“

کئی باتیں ہیں، لیکن اگر مَیں تم سے کہوں کہ ٹائم مشین واقعی کام کرتی ہے، تو؟“

ڈیانا نے اس بات کو نامعقول سمجھتے ہُوئے کہا، ”تمہیں بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔“

”لیکن تم بتاؤ، اس قسم کی مشین کیوں قابلِ عمل ہے؟“

”معلوم ہوتا ہے تم اُس کے جال میں پھنس چکے ہو!“ ڈیانا نے تمسخر سے کہا۔ کتنی رقم مانگی ہے اُس نے؟“

”تم بتاؤ اس قسم کی مشین کتنے کی ہونی چاہیے؟“

ڈیانا کھلکھلا کر بولی، ”اگر اس قسم کی مشین ہو تو! مَیں تو اسے کھلونا سمجھ کر ہزار دو ہزار تک خرچ کر دُوں گی۔“

”کھلونا؟“ مَیں نے قہقہہ لگایا۔ ”ذرا عقل سے کام لو اور سوچو ایسی مشین کتنی کارآمد شے ہوگی۔ کسی قوم کے راز محفوظ نہ رہیں گے۔ انسان ہر میٹنگ، ہر لیبارٹری اور ہر خُفیہ جگہ پر پہنچ سکے گا۔ تاریخ کے اُلجھے ہُوئے تانے بانے چٹکیوں میں سُلجھ جائیں گے ....“

ڈیانا نے میری بات کاٹ کر کہا، ”.... کوئی حماقت نہ کر بیٹھنا!“

”جانِ من! مَیں دُنیا کا سب سے زیادہ محتاط انسان ہُوں۔“

تین بجے پرائیویٹ سراغرساں نے فون کیا، ”دونوں لائسنس نمبر اسی شہر کے کسی ہنری پروواٹ کے ہیں جو ۲۳۴۹ ویسٹ ہیڈلے میں رہتا ہے۔“

یہ اطلاع مفید تھی۔ مَیں نے دس بجے رات تک انتظار کیا، پھر ٹارچ، پیمانہ اور خاص چابیوں کا گُچھا لے کر کار میں روانہ ہو گیا۔

ہنری کا دو منزلہ مکان نسبتاً ویران جگہ پر واقع تھا۔ دونوں طرف خالی پلاٹ تھے اور بغلی گلی کے ساتھ گیراج تھا۔ مَیں نے اپنی کار مکان سے سو فٹ دُور پارک کی اور سگار سلگایا۔ ٹھیک گیارہ بجے نچلی منزل کی روشنیاں گُل ہو گئیں اور چند لمحوں بعد اُوپر کی منزل میں جل اُٹھیں، جہاں سونے کا کمرہ تھا۔ دس منٹ بعد یہ بھی بُجھ گئیں۔

مَیں نے آدھ گھنٹہ مزید توقف کیا اور پھر احتیاط سے چلتا ہوا گیراج کی اُونچائی، لمبائی اور چوڑائی ناپی، پھر جیب سے چابیوں کا گُچھا نکالا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد تالا کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اندر پہنچ کر دروازہ بند کیا اور ٹارچ روشن کی۔

یہی وہ جگہ تھی جہاں مَیں پہلے آیا تھا ـــــ دیواروں پر چاروں نمبر پلیٹیں اُسی طرح آویزاں تھیں۔ ایک طرف بنچ تھا اور بائیں ہاتھ دوسرے کمرے کا دروازہ۔

مَیں نے کمرے کی بتی جلائی۔ دوسرے کمرے کا دروازہ بھی مقفّل تھا لیکن آسانی سے کھُل گیا۔ مَیں نے ڈرتے ڈرتے روشنی کی۔ ٹائم مشین جُوں کی تُوں رکھی تھی!

ایک لمحے کے لیے اُسے چرانے کا خیال آیا، لیکن پھر مَیں نے سوچا کہ ہنری نے اہم پُرزے تو نکال ہی لیے ہیں۔ اس کے علاوہ اسے کمرے سے باہر لانا بھی مشکل تھا۔ ہنری اسے اندر کیسے لایا ہوگا؟ ہو سکتا ہے الگ الگ حصّے لایا ہو اور اندر ہی جوڑا ہو۔

مَیں اس جستجو میں یہاں آیا تھا کہ ہنری نے مشین کو کمرے سے باہر کیسے نکالا؟ مَیں نے دیوار کو ٹھونک بجا کر دیکھا۔ بالکل ٹھوس سیمنٹ کی تعمیر تھی۔ پھر مَیں نے پُورے گیراج کو اندر سے ناپا۔ میرے حساب میں کوئی خُفیہ خانہ نہ تھا۔ مَیں نے روشن دانوں کی جالیوں کو کھینچ کھینچ کر آزمایا، لیکن وہ مضبوطی سے جڑی ہُوئی تھیں۔ پھر مَیں نے فرش کو ٹھونک بجا کر دیکھا، لیکن نہایت ٹھوس پایا اور کہیں کوئی درز نہ تھی۔ شاید چھت میں کوئی چور دروازہ ہو! باہر نکل کر مَیں چھت پر چڑھا اور ایک ایک انچ کو جانچا، لیکن کسی جگہ خفیہ راستے کے آثار نہ پائے۔

نیچے اُتر کر مَیں واقعی کپکپا رہا تھا۔ گویا گیراج سے باہر نکلنے کا راستہ ٹائم مشین کے سوا کوئی نہ تھا۔ جب میرے حواس بجا ہُوئے، تو مَیں نے

روشنیاں گُل کیں، دونوں دروازے مقفّل کیے اور واپس آ گیا۔

دوسرے دن مَیں نے اپنا تمام اثاثہ نقدی میں بدلنا شروع کیا۔ ساتھ ہی ساتھ مَیں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ ہنری اسی طرح دوسری مشین بھی بنا سکتا ہے جس سے میری کارکردگی متاثر ہوگی۔ مَیں اس کی اجازت نہیں دُوں گا، مَیں تو مکمل اجارہ داری چاہتا ہُوں۔ مشین ایک بار ہاتھ آ جائے پھر ہنری کا اس دُنیا میں قیام مختصر کرنا پڑے گا۔

ہفتہ بھر بعد مَیں نے ڈھائی لاکھ ڈالر حاصل کر لیے۔ اب مجھے ہنری کا انتظار تھا۔ تین دن بعد وہ مجھ سے ملنے آن پہنچا۔

مَیں نے جلدی سے اُسے گلے لگاتے ہُوئے کہا، ”کہاں رہے تم؟ تمہاری مطلوبہ رقم کئی روز سے تمہاری منتظر ہے۔“

ہنری اپنا کان مَلتا رہا، پھر بولا، ”مَیں ابھی تک فیصلہ نہیں کر پایا کہ مشین فروخت کروں یا نہ کروں۔“

مَیں آپے سے باہر ہو گیا، ”سنو! میری کُل جائیداد یہی ڈھائی لاکھ ڈالر ہیں۔ اس سے زیادہ مَیں تمہیں ایک دھیلا بھی نہیں دے سکتا!“

”رقم کی بات نہیں۔“ ہنری نے کہا۔ ”ویسے ہی سوچ رہا ہُوں یہ سودا کروں یا نہ کروں۔“

مَیں نے سُوٹ کیس کھول دیا، ”دیکھو! ڈھائی لاکھ ڈالر اس میں بھرے ہُوئے ہیں۔ تمہیں اندازہ ہے اتنی رقم سے تم کیا کچھ خرید سکتے ہو؟ اس رقم سے تم بیسیوں ٹائم مشینیں بنا سکتے ہو۔ چاہو تو ان پر سونے کا ملمّع کر لو، چاہو تو اُن میں جواہرات جڑوا لو۔“

ہنری خاموش رہا۔

”ہنری!“ مَیں نے اس بار سختی سے کہا۔ ”ہم معاہدہ کر چکے ہیں، اب تم کسی طور اس کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔“

ہنری نے ٹھنڈی سانس لی، ”تم ٹھیک کہتے ہو لیکن مَیں اب بھی سوچتا ہُوں کہ غلطی کر رہا ہُوں۔“

”بس تو چلو!“ مَیں نے کہا۔ ”تم ہی کار چلانا اور پہلے کی طرح میری آنکھوں پر پٹّی بھی باندھ دینا۔“

”پٹّی باندھنے کی اب ضرورت نہیں۔“ ہنری نے کہا۔ ”اب تم مشین خرید ہی رہے ہو، تو تمہیں یہ جاننے کا حق بھی حاصل ہے کہ مَیں کون ہُوں اور کہاں رہتا ہُوں، البتہ مَیں تمہاری تلاشی ضرور لُوں گا۔“

گیراج تک کا سفر ختم ہونے میں نہ آ رہا تھا، جب گیراج میں پہنچے تو ہنری نے چابیاں تلاش کرنے میں دیر لگا دی۔ میری جان پر بن رہی

تھی، جی میں آتا چابیاں چھین کر خود تالا کھول دُوں۔ بالآخر دروازہ کُھل گیا۔ ہنری نے بتّی جلادی۔ مشین موجود تھی —— خُوبصورت، چمکدار اور اب یہ میری تھی!

ہنری نے اہم پُرزے جیب سے نکالے اور مشین میں فِٹ کردیے، پھر اُس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور کہا "یہ ہیں ہدایات۔ اس کاغذ کو سنبھال کر رکھنا، ورنہ تم وقت میں کھو جاؤ گے۔ بہتر ہوگا انہیں زبانی یاد کرلو۔"

مَیں نے کاغذ اُس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

"ایک بات اور!" ہنری نے کہا "پہلی کوشش میں تمہیں صحیح تاریخ مُشکل سے ملے گی، کیونکہ کیلنڈر بدل چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر تم ماضی میں پانچ سو سال سے زیادہ دُور جاؤ گے، تو تاریخ کی کئی غلط بیانیاں تم پر واضح ہوں گی، بہرحال تم رفتہ رفتہ سیکھ جاؤ گے اور سال، مہینہ اور دن کے بعد اگر گھنٹہ اور منٹ تک صحیح معلوم کرنا مقصود ہو، تو یہ باریک ٹیوننگ والا بٹن استعمال کرنا....."

"بکواس بند کرو اور دفع ہو جاؤ!" مَیں نے گرج کر کہا "مَیں اَن پڑھ نہیں ہُوں۔" ہنری جھینپ سا گیا، لیکن پھر چُپ چاپ رخصت ہوگیا اور دروازہ بند کرگیا۔ مَیں کرسی پر بیٹھ کر ہدایات پڑھنے لگا۔ نہایت سادہ زبان میں تھیں، لیکن مَیں نے اُنہیں دو تین بار پڑھا، پھر کاغذ جیب میں ڈال لیا۔

اب مَیں نے سوچا کہاں کا سفر کیا جائے؟ پھر خیال آیا آج سے چند سال پہلے ڈیانا رات بھر غائب رہی تھی اور کوئی تسلی بخش وجہ نہ بتا سکی تھی۔ ذرا اُس کا پتا چلانا چاہیے کہ وہ اُس دِن کہاں تھی اور کیا کر رہی تھی۔

مَیں نے وقت اور فاصلے کے بٹن سیٹ کیے، ہدایات کے مطابق دوسرا ردّ و بدل بھی کیا۔ گہری سانس لی اور سُرخ بٹن دبا دیا۔

مَیں نے چند لمحے انتظار کیا۔ کچھ نہ ہُوا۔

مَیں نے پریشانی سے دوبارہ ہدایات کو پڑھا اور پھر سُرخ بٹن دبا دیا۔ اس مرتبہ بھی کچھ نہ ہُوا۔

مَیں جھنجھلا گیا۔ یکایک دماغ میں بجلی سی کوندی —— تو یہ سارا ڈراما فراڈ تھا؟

مَیں کرسی سے اُٹھا اور دروازے کی طرف لپکا۔ دروازہ باہر سے مقفل تھا۔ مَیں نے دروازے پر گھونسے برسا دیے اور ہنری کو زور سے آوازیں دیں، گالیاں دیں، زور زور سے چیخا، لیکن دروازہ بند ہی رہا۔

مَیں نے اعصاب پر قابُو پایا اور ٹائم مشین کا ایک ٹکڑا توڑ لایا۔ ایلومینیم کا یہ ٹکڑا ہلکا اور کمزور تھا اور اس سے دروازے کے قبضے اُکھاڑنے میں پُورے ۴۵ منٹ لگ گئے۔ مَیں بھاگ کر کار تک پہنچا۔ وائپر کے نیچے ایک لفافہ دبا ہُوا تھا۔ مَیں نے تیزی سے اُسے کھولا۔ ٹائپ شُدہ خط میرے نام تھا:

"جناب ریوز!

یقین مانیے آپ بہت سادہ لوح انسان ہیں۔ ٹائم مشین قسم کی کوئی چیز موجود نہیں۔ توجیہہ کی ضرورت تو نہ تھی، لیکن مَیں نے آپ کی حیرت دُور کرنا ضروری سمجھا۔ مجھے اپنے چھوٹے سے منصوبے پر ناز ہے، اس لیے مَیں چاہتا ہُوں آپ پُوری توجہ سے ان سطروں کو پڑھیں۔

آپ حیران تھے کہ آپ نے جتنے قتل کیے اُن کے بارے میں مجھے کیسے علم ہُوا! اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ مَیں موقع واردات پر موجود تھا، لیکن ٹائم مشین میں نہیں!

آپ کو اس کا بھی علم ہے کہ ڈیانا آپ کی خوش اخلاقی، رکھ رکھاؤ یا خوش گفتاری کے سبب آپ پر مائل نہ ہُوئی تھی۔ اُس نے آپ سے شادی صرف آپ کی دولت کی خاطر کی تھی جس کی فراوانی کا اظہار آپ کئی بار کر چکے تھے، لیکن آپ نے ذرائع آمدنی کے متعلق ڈیانا کو ہمیشہ اندھیرے میں رکھا جس سے اُس میں شدید تجسس بیدار ہُوا اور اُس نے ایک پرائیویٹ سراغرساں کو آپ کے تعاقب میں لگا دیا۔ یہ سراغرساں آپ کی وارداتوں کا سراغ تو نہ لگا سکا، لیکن اس نے ایک بات کا کھوج ضرور لگا لیا کہ آپ روزانہ ڈاکخانے جاتے اور اپنا پوسٹ بکس ضرور دیکھتے ہیں۔

ڈیانا کو تعجب تھا کہ آپ کام کاج تو کرتے نہیں پھر باقاعدگی سے ڈاک خانے جانے کا مطلب؟ عام ڈاک تو گھر پر بھی منگوائی جا سکتی ہے، گویا یہ "عام ڈاک" نہ تھی جس کی خاطر آپ ڈاک خانے پابندی سے جاتے تھے؛ چنانچہ ڈیانا نے کمال ہوشیاری سے آپ کے سوتے وقت پوسٹ بکس کی چابی کی نقل بنوالی۔ آپ ہمیشہ سہ پہر کو ڈاکخانے جاتے تھے، اس لیے ڈیانا ہر روز صبح وہاں جانے لگی۔ جب بھی اُسے کوئی خط ملتا وہ فوراً لے آتی، بھاپ سے اُسے کھولتی، پڑھتی اور سہ پہر سے پہلے پہلے واپس رکھ آتی۔

آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ڈیانا نے کتنی آسانی سے آپ کی وارداتوں کے منصوبوں کا پتا چلا لیا؟ اُسے مقتول شخص اور جائے واردات کا بھی علم

ہو جاتا جس سے میرا کام آسان ہو گیا۔ مَیں موقع واردات پر وقت سے پہلے کہیں چھُپ جاتا اور آپ کی کارگزاری خود ملاحظہ کرتا!

ڈیانا اور مَیں ایک دُوسرے کو عرصے سے جانتے ہیں، البتہ ڈھائی لاکھ ڈالر پانے کی توقع میں تقریباً ایک ماہ سے محتاط ہو گئے تھے۔ ہمارا پروگرام شروع میں آپ کو صرف بلیک میل کرنے کا تھا، لیکن اس میں خطرہ تھا۔ بلیک میل ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا، اس لیے ہم نے فیصلہ کیا کہ ایک ہی ضربِ کاری لگائی جائے اور آپ کی ساری دولت سمیٹ لی جائے۔

جب آپ ان سطروں کو پڑھ رہے ہوں گے، مَیں اور ڈیانا آپ سے بہت دُور پہنچ چکے ہوں گے۔ خدا کی زمین بہت وسیع ہے۔ مجھے توقع نہیں کہ آپ کبھی ہمیں پا سکیں گے۔ کم از کم ٹائم مشین کے بغیر ہرگز نہیں!

اب آئیے ٹائم مشین کی طرف! یہ نہایت شاندار اور اعلیٰ پیمانے کا فراڈ تھا، لیکن ڈھائی لاکھ ڈالر پانے کی اُمید میں اسے شاندار بنانا ضروری تھا!

جب دس دن پہلے آپ مجھے ٹائم مشین کے پاس تنہا چھوڑ گئے، تو مَیں نے کمرے میں پوشیدہ دو مشینیں چالو کر دیں۔ ایک شور پیدا کرتی اور دوسری تیز ہَوا چلاتی تھی۔ اس کے بعد مَیں نے تیزی سے ٹائم مشین کو "تہہ" کیا —— آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ یہ مشین کتنی نُبک ہے اور اگر آپ غور سے دیکھیں، تو کئی پوشیدہ قبضے نظر آئیں گے جن کے باعث اسے تہہ کرنا آسان ہے۔ اس کے بعد مَیں نے ایک روشندان کی جالی ہٹائی اور دیوار کے پیچھے مختصر سے "خانے" میں مشین کو ڈال دیا، پھر خود بھی روشن دان سے کھسک کر اس خانے میں چھُپ گیا اور جالی کو باہر سے بند کر دیا۔

آپ کمرے میں داخل ہُوئے، تو مَیں آپ کو دیکھ رہا تھا۔ مَیں نے آپ کو صرف آدھے منٹ کی حیرانی میں مبتلا رہنے دیا اور شور اور ہَوا کی مشینیں پھر چلا دیں تاکہ ہوش میں آ کر آپ کمرے کا بغور معاینہ شروع نہ کر دیں۔ کمرے سے آپ کے جانے کے بعد مَیں پھر روشن دان سے باہر آ گیا اور مشین کو اپنی جگہ فِٹ کر دیا۔ آپ اتنا اعتراف تو ضرور کریں گے کہ یہ منصوبہ بے حد دانشمندانہ تھا!

اس کے باوجود آپ کو اصرار ہے کہ یہ ناممکن ہے اور یہ کہ کمرے میں کہیں بھی تہہ شُدہ مشین اور اپنے آپ کو چھُپانے کی کوئی جگہ نہیں۔ آپ کہتے ہیں کمرہ بالکل ٹھوس ہے، اس میں کہیں کوئی سوراخ، کوئی رخنہ موجود نہیں۔ آپ مُصر ہیں کہ آپ نے خود اس کمرے کا بغور معاینہ کیا ہے اور اس پر اُونچی سے اُونچی شرط بد سکتے ہیں۔

آپ درست کہتے ہیں اس کمرے میں چھُپنے کی کوئی جگہ نہیں اور کمرہ واقعی ٹھوس ہے....

لیکن مسٹر ریوز! آپ اس حقیقت کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ گیراج ایک نہیں، دو ہیں! پہلا گیراج، جہاں آپ کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر آپ کو لے گیا تھا۔ یہاں سے کئی میل دُور واقع ہے۔ اتّفاق سے دو گیراج ایک ہی جیسے مِل گئے اور مَیں نے کمال محنت سے دونوں کو ہر لحاظ سے ایک جیسا بنانے کی کوشش کی، یہاں تک کہ بنچ پر اوزار اور سیڑھی بھی ایک ہی طرح کی رکھّی۔

دونوں گیراج یکساں ہیں —— بس تھوڑا سا فرق ہے۔ پہلے میں ٹائم مشین والا کمرہ ذرا سا چھوٹا ہے تاکہ چھُپنے چھُپانے کا خانہ بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ اس میں شور اور ہَوا کی مشینیں بھی نظروں سے اوجھل ہیں۔ ایک روشن دان کے سوا باقی میں پنکھے لگے ہُوئے ہیں۔

آپ کو گھر واپس پہنچانے کے بعد مَیں پہلے گیراج میں واپس آیا، ٹائم مشین لپیٹی، لائسنس پلیٹیں دیوار سے اُتاریں اور لے جا کر دوسرے گیراج میں فِٹ کر دیں۔

یہ لائسنس پلیٹیں؟ آپ بہت ذہین انسان ہیں مسٹر ریوز! اور مَیں نے اسی ذہانت کا فائدہ اُٹھایا ہے۔ مَیں نے انہیں دیوار پر نمایاں جگہ لٹکایا تھا اور مجھے یقین تھا ان کی مدد سے آپ کھوج لگانے کی کوشش کریں گے —— لیکن پہلے گیراج کا نہیں، دوسرے گیراج کا!

مَیں خود چاہتا تھا آپ اس دوسرے گیراج تک پہنچیں، اس کا معاینہ کریں اور پُوری تسلّی کر لیں کہ ٹائم مشین بالکل "اصلی" ہے۔ مَیں آپ کے قریب ہی چھُپ کر آپ کی ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔

مَیں یہ بھی واضح کر دُوں کہ میرا نام "ہنری پرواٹ" نہیں۔ یہ تو اُس شخص کا نام ہے جو پہلے اس مکان میں رہتا تھا اور لائسنس پلیٹوں کا مالک تھا۔ بہرحال اس خط کی حد تک مَیں ہوں آپ کا تہہ دِل سے شُکرگزار۔

نیازمند

ہنری پرواٹ"

مَیں نے خط ریزہ ریزہ کر کے پھینک دیا اور ایک مضبُوط ہتھوڑا لے کر ٹائم مشین کو چکنا چُور کر دیا۔ اُس وقت میرے ذہن میں ایک ہی پریشان کُن خیال تھا کہ کہیں کوئی شخص ٹائم مشین میں بیٹھ کر میری اس حرکت کو نہ دیکھ رہا ہو اور مجھ پر ہنس رہا ہو!